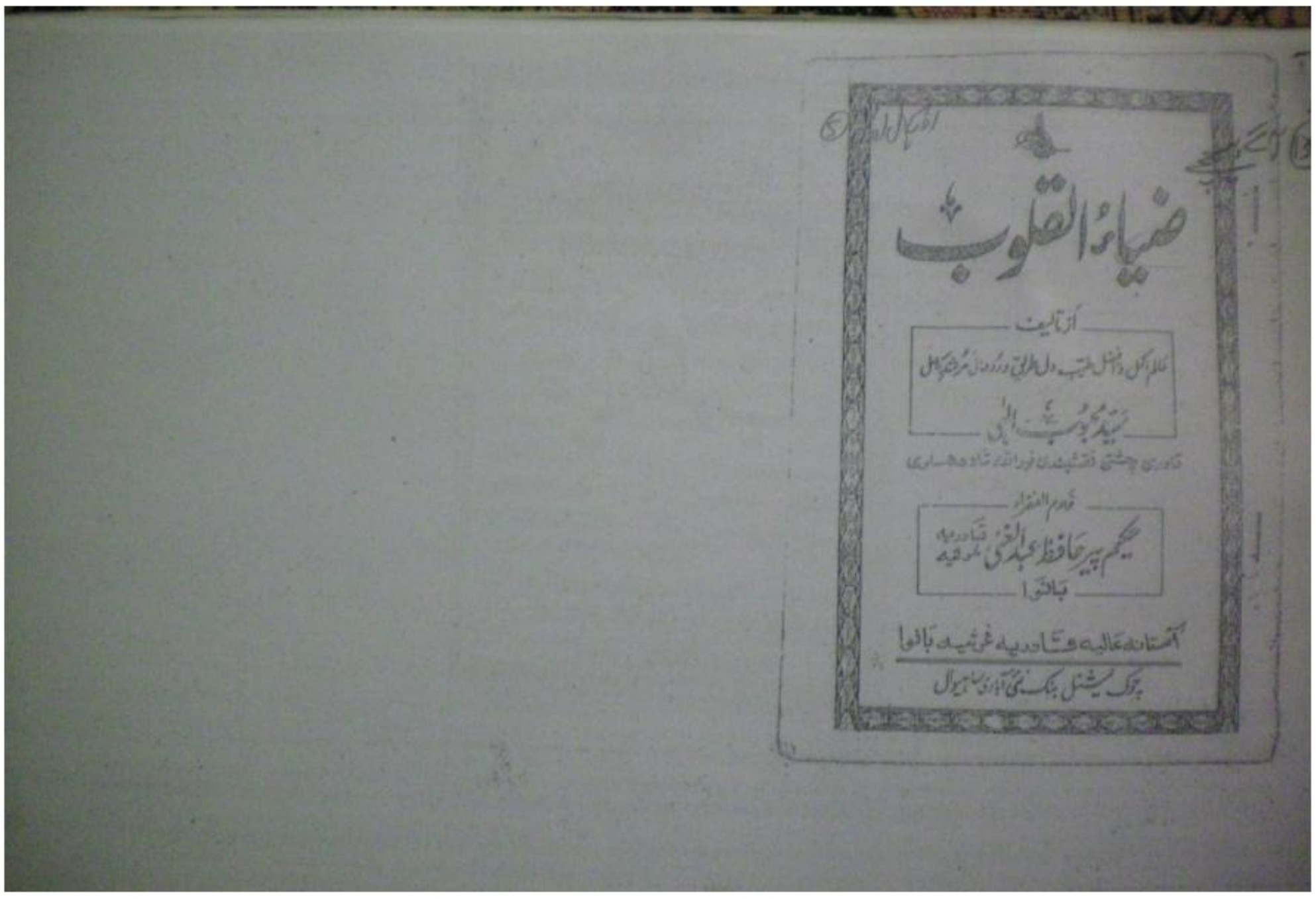
ضیاء القلوب

از تالیف

عالم اکمل و افضل طبیب دل طالبان و دردمندان مرشد کامل

سید محبوب الٰہی

قادری چشتی نقشبندی نور اللہ شاہ ہمساری

خدام الفقراء

بیگم پیر حافظ عبدالغنی قادریہ موضع

بالنوا

آستانہ عالیہ قادریہ غوثیہ بالنوا

چوک کیشنل بنک نئی آباد ساہیوال

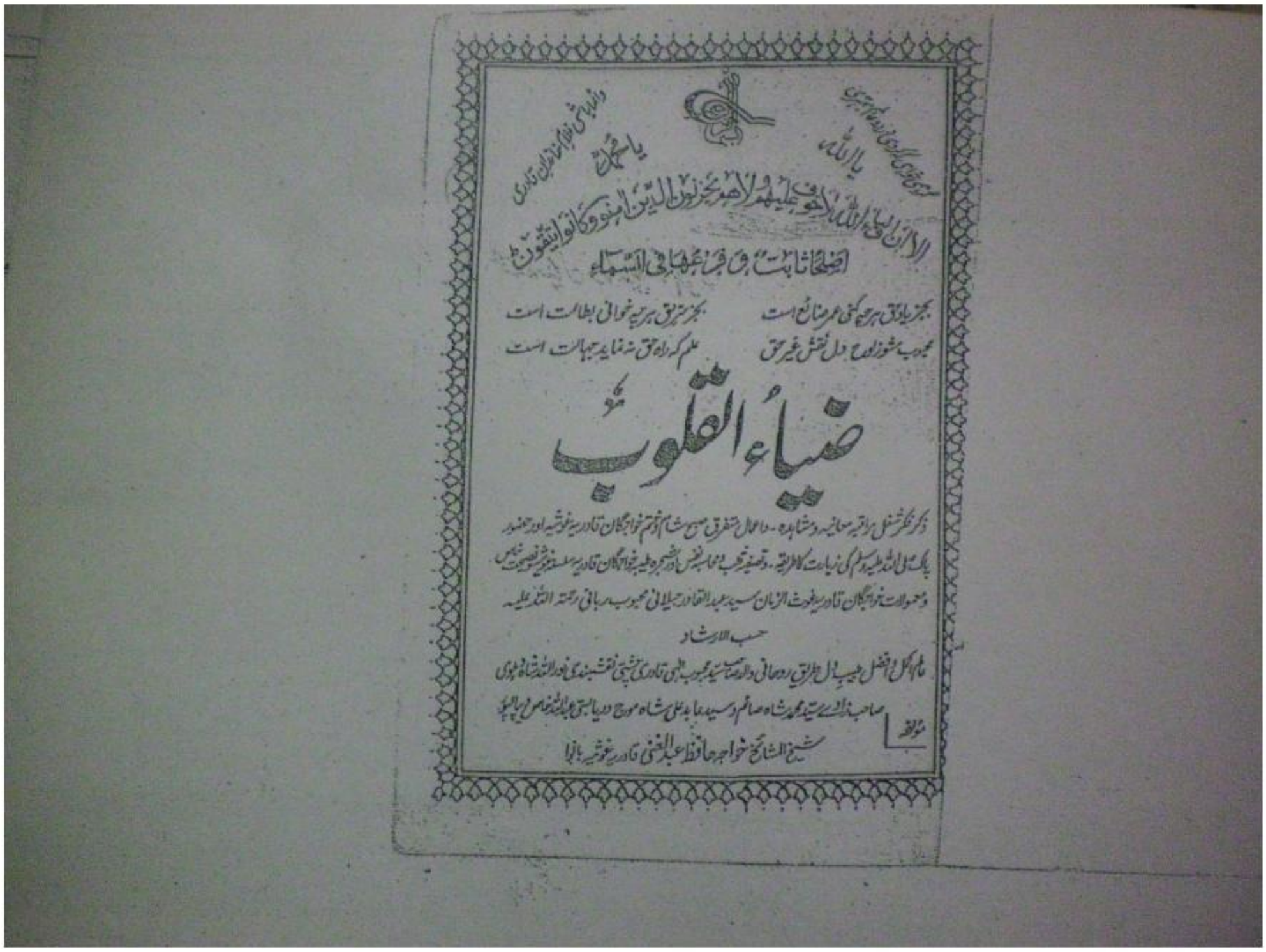
یا اللہ
یا محمد
الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون الذین امنوا وکانوا یتقون
اصلہا ثابت وفرعہا فی السماء
بجز یاد حق ہر چہ کنی عمر ضائع است
بجز ترک ہر چہ خوانی ابطالت است
محجوب شو ز لوح دل نقش غیر حق
علم کہ راہ حق ننماید جہالت است
ضیاء القلوب
شیخ المشائخ خواجہ حافظ عبد الغنی قادری غوثیہ بارا

سند قبول بیعت

یا اللہ تو گواہ ہو کہ ~~محمد رسول اللہ~~ کے ہاتھ پر تیرے طلب اور تیری اطاعت اور اپنی نجات اور اپنی ترقی روحانی کے لئے تیرے ہاتھ پر بیعت کی اور میں نے اس کو تیرے حکم اور تیرے مقبول بندوں کے دستور کے موافق قبول کیا۔ تو ہی توفیق عطا کر کہ اس بیعت میں بیعت رضوان کی سی برکت ہو اور بیعت کرنے والا اس سند کی تمام تعلیم و تلقین پر عمل کرے۔ آمین

یا اللہ تیرا بندہ

تاریخ

سنہ ۱۳

۱۱-۱۰-۳۰/۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سب تعریف و ثنا اللہ جل شانہٗ کے لئے ہے اور صلوٰۃ و سلام اس کے رسول حضرت محمد رسول اللہ کے واسطے جو باعث مظہر عالم اور نائب خدا تعالیٰ ہے اس پر اور اس کی سب آل و اصحاب پر جنہوں نے دریائے توحید میں غوطے لگائے اور اچھے گوہر بے بہا تر سے نکالے۔

مابعد۔ میرے بزرگو۔ عزیزو۔ دوستو! اس پرفتن زمانہ میں جبکہ ہمارے مادی ماحول نے اکثر لوگوں کے دلوں پر کئی قسم کی تاریکی کے پردے ڈال رکھے ہیں اور وہ ایمان کا دعویٰ رکھتے ہوئے بھی سچی ایمانی کیفیت سے محروم اور توحید و رسالت کے حقیقی تصور سے ناآشنا ہیں ایسے لوگوں کے لئے جو سچائی کے طالب ہیں۔ مقتدیٰ بانیٔ اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کی اس تعلیم کا خلاصہ جو حضور پاکؐ نے قرآن شریف اور حدیث پاک میں تعلیم فرمائی ہے وہ شمع ہدایت تصوف ہے جس سے ہر مسلمان بلکہ ہر انسان جو سچائی اور روحانیت کی تڑپ رکھتا ہے اپنے دل کا بجھا ہوا چراغ روشن کر سکتا ہے۔

تصوف اس علم کا نام ہے جو اتباع شریعت کے ساتھ شیخ کامل کی بیعت کر کے اللہ تعالیٰ کے لئے محبت دنیا و مافیہا سے دل کو خالی کر

کی محمدؐ سے وفا تو نے تو ہم تیرے ہیں
یہ جہاں چیز ہے کیا لوح و قلم تیرے ہیں

شریعت اور طریقت کے متعلق اکبر الہ آبادی کا کلام

شریعت در محفلِ مصطفےٰ ! طریقت عروجِ دلِ مصطفےٰ !
سنو دو ہی لفظوں میں مجھ سے یہ راز شریعت وضو ہے طریقت نماز
عبادت کی عزت شریعت سے ہے محبت کی لذت طریقت سے ہے
شریعت میں ہے صورتِ فتح بدر طریقت میں معنی عشقِ صدر
شریعت میں ہے قیل و قالِ حبیب طریقت میں ہے حسنِ جمالِ حبیب

نبوت کے اندر ہیں دونوں ہی رنگ
عبث ہے یہ صوفی و مُلّا کی جنگ

دیا جائے اور یادِ الٰہی میں ایسا مشغول ہو جائے کہ قلب میں دوسرے کی گنجائش نہ رہے اور کسی وقت بھی خدا کی یاد سے غافل نہ ہو تاکہ صفاتِ حمیدہ اور تزکیہ باطن ہو کر انسان مقبول بارگاہ اور صاحبِ مدارج ہو جائے۔ اس کا حصول سوائے احکام شرع کی پابندی اور صحبت کاملین مرشدان اور مشائخ کرام کے بہت مشکل ہے بلکہ ناممکن ہے۔

عربی کا مقولہ ہے۔ "لِکُلِّ فَنٍّ رِجَال" یعنی ہر کام کے لئے استاد اور رہبر کی ضرورت ہے۔ یہی سلسلہ تا قیامت جاری رہے گا۔ کیونکہ جب تک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی نہ کرے گا۔ رضائے مولیٰ جو اصل مقصود ہے ہرگز حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ خلاصہ تمام برکات اور فیوض سے معمور ہے۔ جو ایک پاک اور خدا رسیدہ انسان کے لئے ضروری ہیں۔ کیوں کہ صرف زبان سے بیعت کا اقرار کرنا کچھ چیز نہیں ہے جب تک خلوص نیت و محبت قلبی سے تصوف کے اعمال پر پورا پورا عمل نہ کیا جائے۔ کیونکہ نوع انسان کے لئے تمام روئے زمین پر قرآن جیسی کوئی کتاب نہیں اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم جیسے کوئی رسول اور شفیع نہیں۔ توبہ کا دروازہ اب بھی کھلا ہے۔ سچے دل سے نصوح کی طرح توبہ کرو۔ اضطراب دکھاؤ۔ تسلی پاؤ۔ بار بار چلاؤ۔ بچے کی طرح رونا شروع کرو۔ رحم کے لائق بنو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

درِ کریم سے بندہ کو کیا نہیں ملتا
جو مانگنے کا طریقہ ہے اس طرح مانگو

تصوف کا خلاصہ

تصوف کیا ہے؟ یہ ہے کہ تمام اخلاق رذیلہ اور تمام عادات فاضلہ سے متصف ہو کر صحیح عقیدہ سنت والجماعت و فرائض و سنن شریعت واشغال تقیہ کا اس قدر پابند کر لیں کہ خواہش نفسانی کے آثار بالکل دور ہو جائیں۔ حتیٰ کہ رفتہ رفتہ حقیق الیقان کا درجہ حاصل ہو کر ظاہر سے باطن تک اور باطن سے ظاہر تک پہنچ جائے۔ یعنی بجز ذکر خدا کوئی چیز اس کو لذت نہ دے اور نہ ہی اس کو اطمینان سے جنبش دے سکے۔ ہر وقت اللہ کے حضور میں حاضر رہے۔ ان ہر دو جہت پر حاوی ہونے کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس شخص کو کمال حقیقی حاصل ہو کر دل اللہ کے ساتھ زندہ و ذاکر ہو کر بلا واسطہ ہر وقت اس کو ذکر نکر کو قیام حاصل ہو جاتا ہے۔ اس حالت کو جب زیادہ ترقی دی جائے تو طہارت کل حاصل ہو کر نفس کے آثار بالکل محو ہو کر اللہ تعالیٰ کے ارادہ و رضا کے تابع ہو جاتا ہے۔ یہ ہے تزکیہ نفس یا تزکیہ باطن۔ جو وصول الی اللہ کا ذریعہ ہے۔ اس کو تصوف کہتے ہیں۔ یا یوں سمجھو کہ تصوف طریق مستنبط من القرآن والحدیث ہے جو افراط و تفریط کے عین درمیان واقع ہے جسے صراط مستقیم کہا جاتا ہے۔ اس پر چلنے سے انسان خدا تک پہنچ جاتا ہے۔ اس علم کا موضوع ذات و صفات الٰہی ہے اور اس سے غرض و غایت معرفت الٰہی ہے جس کے لئے حضرت انسان پیدا کیا گیا ہے۔ اسکو تصوف کہتے ہیں

اس لئے سب سے پہلے دل کی صفائی اور تزکیہ باطن کے لئے ذکر جاروب کی تعلیم ہر سلسلہ میں کی جاتی ہے۔

ذکر جاروب قلب یعنی ذکر پاس انفاس

یہ ہے کہ لفظ اللہ کو باہر کے سانس میں لائے اور ہو کو اندر لے جائے اور ملاحظہ کرے کہ اندر باہر وہی ہے یعنی ہو الظاہر و الباطن کا خیال رکھے اور اس ذکر کی اتنی کثرت کرے کہ سانس ذاکر ہو جائے اور ذکر میں مستغرق ہو اور ذکر حیات حاصل ہو۔ سوتے جاگتے ذاکر رہے اور پاس انفاس سے یہ ہو مدہ ہو اور ماسوا اللہ سے دل پاک و صاف ہو جائے اور چونکہ یہ دل کو تمام کدورتوں سے پاک و صاف کرتا ہے اور تجلیات الٰہی کا مورث بناتا ہے اس لئے اس کو جاروب قلب کہتے ہیں۔

حدیث شریف کا مضمون ہے:۔ اَلصُّوْفِیُّ ھُوَ الْکَائِنُ الْبَائِنُ

یعنی صوفی اس کو کہتے ہیں جو باطن میں ہر وقت ذاکر یعنی باطن میں آشنا ہو اور ظاہر میں بیگانہ یعنی ظاہر میں کسی کو علم نہ ہو کہ کیا کرتا ہے۔ انہی لوگوں کے متعلق اللہ نے فرمایا کہ وہ ایسے لوگ ہیں کہ ان کو سوداگری خرید و فروخت اللہ کے ذکر سے غافل نہیں کرتی وہ اسی مقام کا اشارہ ہے۔

کر پاس انفاس دا ذکر میاں تیرا ضائع دم نہ ہو جائے
تیری عین نماز ہے ساہاں دی کتے یار ختم نہ ہو جائے

خوں بیٹھا ہو یا کسی پر حملہ آور ہو تو سستا ہو یا بھی کردار ہو
تجھ ہر ہر ویلے پر لمحہ دار ہو ناراض خصم نہ ہو جائے

نہ کوئی قید ہے نہ کوئی وقت یہاں نہ کوئی ایتا اینداوخت یہاں
بھلے بھاگ ہوں ہے بخت یہاں ویران جنم نہ ہو جائے

جبڑا بیق عشق دا لینداہے اوہ حق حق بہہ کے کہندا ہے
سدا غافل نہیں اوہ بندا ہے درد عشق دا کم نہ ہو جائے

کوئی ایتھے ہیر اپھیری ہے گل سدھی سادی میری ہے
ایدوں ودھ عبادت کہڑی ہے مجھ بھرم نہ ہو جائے

دوسرا طریقہ ذکر اسم ذات یہ ہے

دو زانو بیٹھ کر آنکھیں بند کر کے اپنے شیخ کا تصور ایسا کرے کہ میں نہیں ہوں۔ ظاہر باطن یہ میرا شیخ خود ہے اور اپنے آپ کو بھول جائے اس طریقے سے کامل تصور کے ساتھ لفظ اللہ قلب سے اٹھا کر مقام سری تک لے جا کر ھو کی ضرب قلب پر مارے۔ اسی طرح پے در پے ضرب لگائے۔ آنکھیں بند رکھے یہاں تک کہ بے خود ہو جائے اور قلب جاری ہو جائے اور تجھے اپنے آپ کی خبر نہ رہے۔

تو ہر گز باقی نہ رہ کمال بس یہی ہے
جا اس میں گم ہو جا بس وصال یہی ہے

اور زبانی بھی اسم ذات کا ذکر کرے جو کہ بزرگان دین نے بیس ہزار

تک کی تاکید کی ہے ورنہ کم سے کم بارہ ہزار ضرور زبانی ذکر کرے، تاکہ ہر سانس کے مقابلہ میں ایک ذکر ہو جائے تاکہ قَوْلُہٗ تَعَالٰی۔ وَالذّٰکِرِیْنَ اللّٰہَ کَثِیْرًا وَّالذّٰکِرٰتِ میں داخل ہو سکے۔ اس کا فائدہ یہ ہے کہ زبانی ذکر قلب کی طرف پہنچتا ہے اور جب دل و زبان دونوں ایک ہو جائیں تو انسان کا قلب ہر وقت ذاکر رہے گا اور ذکر کے سبب ایک ایسا ارتباط حاصل ہو گا کہ جس کو علم لدنی کہتے ہیں۔ جو سیکھے سکھائے سے نہیں آتا بلکہ دل و زبان جب ایک ہو کر ذاکر ہو جاتا ہے تب فیضات الٰہی وارد ہو کر حجاب کے پردے کھل جاتے ہیں۔ باقی زبان قاصر ہے عامل پر خود روشن ہوں گے

ذکر سلطان الاذکار کا طریقہ

طالب کو چاہیے کہ سر سے پاؤں تک اپنے بال بال کی طرف ساتھ تصور شیخ کے اس طرح متوجہ ہو کر اسم ذات کا ملاحظہ کرے اور مرشد بھی تمام و کمال ہمت سے کل اجزاء مرید کی طرف توجہ کرے۔ اس ذکر میں ایسا مشغول ہو کہ بال بال اس کا ذاکر ہو جائے یہاں تک کہ اگر اپنے آپ کو غافل کرنا چاہے تو ممکن نہ ہو یہ سلطان الاذکار ہے۔

طریقہ ذکر نفی واثبات کا یہ ہے

چاہیے کہ آنکھیں بند کر کے زبان کو تالو سے ملا کر ناف کے نیچے سے سانس کھینچ کر دماغ میں لائے اور حرف لا کو ناف سے کھینچ کر الا دماغ

میں پہنچائے اور وہاں سے اللہ کو لطیفہ روحی کی طرف لاکر الا اللہ کی ضرب دل پر لگائے اور لا الٰہ سے ماسوا کے نفی تصور کرے اور فقط الا اللہ پر اثبات ذاتی کا ملاحظہ کرے اور مبتدی لا معبود الا اللہ اور متوسط لا مقصود الا اللہ اور منتہی لا موجود الا اللہ کا تصور کرے اور ایک دم میں زیادہ سے زیادہ اکیس ۲۱ مرتبہ کہے اگر اس کا اثر کہ ماسوا سے بالکل بے تعلق ہو جاتا ہے دل میں پیدا ہو جائے تو شکر بجالائے ورنہ نئے سرے سے شروع کرے تاکہ اثر پیدا ہو تکرار اسی کا طریق تمام ہوا۔ اس کے بعد مراقبات اور اذکار و اشغال وغیرہ میں مشغول ہو تاکہ فناء الفناء حاصل ہو کر بقاء البقاء تک پہنچ جائے۔

ذکر قلندریہ کا طریقہ یہ ہے

دو زانو بیٹھ کر دونوں زانوؤں کے درمیان یا حسن ستاف پر یا حسین دائیں شانے پر یا فاطمہ۔ بائیں شانے پر یا علی کی ضرب لگائے اور یا محمدؐ کی ضرب اپنے وجود میں لگائے اور پھر از سر نو شروع کریں اس ذکر کی مواظبت سے ان حضرات کی ارواح مقدسہ تشریف لاتی ہیں اور امداد فرما کر طالب کو مطلوب تک پہنچا دیتے ہیں۔ اس ذکر سے طالب جلدی منزل مقصود کو پہنچ جاتا ہے۔

ذکر عشقا کا طریقہ

دو زانو بیٹھے اور دونوں ہاتھ دونوں زانو پر رکھے اور بائیں پستان پر ھُوْ کی ضرب لگائے۔ پھر متصلاً ھو کی سانس اوپر کو کھینچ کر دائیں پستان پر ضرب

لگائے پھر سینہ پر ضرب لگائے۔ اور پے در پے ضرب لگاتا رہے یہاں تک کہ بے خود ہو جائے۔ فائدہ اس عمل کا بیان کرنے سے زبان قاصر ہے عمل سے خود ظاہر ہوگا۔

ذکر قربان کا طریقہ

تنگ مجرہ بھوکا رہنا زمین پر سونا غذا لطیف دودھ چاول کا معمول رکھنا اور دل کو غیر اللہ سے خالی رکھنا۔ پھر مربعہ بیٹھے دونوں پاؤں کی ایڑیاں خصیتین کے نیچے اور دایاں پاؤں بائیں پاؤں پر رکھ کر پھر مقعد کو بند کر کے سانس اوپر کو کھینچ کر ناف کے گرد لاکر ٹھوڑی کو سینے سے ملا کر منہ بند کر کے زبان تالو سے سخت گردش دے کر باطن میں یا باسطُ کا فکر کریں چند روز میں سالک ذاکر ہوگا اور منزل مقصود کو پہنچ جائے گا۔ صفائی باطن خوارق عادات کا ظہور دیکھے گا۔ عالم ارواح سے ملاقی ہوگا۔ ہاتھ پاؤں سب درجہ بسط میں آ جائیں گے۔ باقی فوائد عامل پر خود روشن ہو جائیں گے۔ بیان کرنے کی ضرورت نہیں۔

شغل دور قادریہ کا طریقہ یہ ہے

چاہیئے کہ جس طرح نماز کے جلسے میں بیٹھتے ہیں بیٹھ کر سر گھٹنے پر رکھ کر دل کو جمیع ماسوا اللہ سے محفوظ رکھ کر اللہ تعالیٰ کی حضوری میں حاضر کرے اور اول اعوذ و بسم اللہ پڑھ کر تین دفعہ اللہ حاضری اللہ ناظری

اللہ کہہ کر مراقب ہو کر اس کے معنے کا ملاحظہ کرے اور تصور کرے کہ اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر ہے میں نہیں ہوں۔ جو کچھ ہے وہ آپ ہی ہے۔ اس خیال میں اتنا غوض کرے کہ غیر حق سے بالکل شعور اٹھ جائے اور اپنی بھی خبر نہ رہے۔ اگر اتنا فانا میں یہ خیال اور علم جاتا رہے تو مراقبہ نہیں ہوا۔ ابتداءً مراقبہ تکلف ہوتا ہے بعد ہ رفتہ رفتہ ایسا ہو جاتا ہے کہ اس سے رجوع کرنا بھی غیر ممکن ہوتا ہے مگر اس مرتبہ کو درجہ بدرجہ پہنچ جاتے ہیں۔ تنگ ہو کر ترک نہ کریں۔ ضرور بیخودی تک پہنچ کر منزل مقصود کو پالے گا۔ یعنی ہر وقت ہر طرف ہر حال میں ماسوا اللہ اُنا مقصود پائے گا۔ بمصداق

سمایا ہے جب سے تو نظروں میں میرے
جدھر دیکھتا ہوں ادھر تُو ہی تُو ہے

برزخ اکبر کا شغل

یہ کئی طرح پر ہوتا ہے اوّل یہ کہ حبس دم کر کے نظر دونوں ابرو کے درمیان میں رکھے۔ دوسرا طریقہ نظر کو ہوا میں رکھے۔ تیسرا طریقہ داہنی آنکھ کھل اور بائیں بند رکھیں اور ناک کے داہنے نتھنے پر وجود مطلق کے نور بے کیف کا جو تمام تقیدات سے پاک ہے۔ ملاحظہ کریں ظاہر اور فنائے حقیقی حاصل ہو۔ مگر شرط یہ ہے کہ ہر عمل میں پلک نہ جھپکے اور یقین کرے کہ میں جو کچھ دیکھتا ہوں اور پاتا ہوں یہی میرا مقصود ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ جلدی مقصود حاصل ہوگا۔ اور اپنا چہرہ خود بخود دیکھے گا اور روشن ضمیری حاصل ہوگی کیونکہ شغل برزخ اکبر ہدایت

کھولنے کا دروازہ ہے۔ جو کرے گا اس کے ثمرے آگاہ ہوگا بیان کرنے کی ضرورت نہیں

نوٹ:۔ اس کے علاوہ ذکر فکر شغل مراقبہ معائنہ اور دیگر تصفیہ قلب و تزکیہ نفس اور دیگر وظائف ضروریہ دیکھنے ہوں تو ہماری کتاب "دعوت حق" اور کتاب "حاصل حق" کا مطالعہ کریں۔ اس مختصر کتاب میں گنجائش نہیں ہے۔

شغل بساط مراقبہ توحید یہ ہے

اس شغل بساط کو شغل سرمدی اور اسم احد۔ اور دسواں دوار۔ دل دلدار اور سلطان الاذکار بھی کہتے ہیں۔ یہ شغل سلوک معرفت کا منتہی ہے۔

جاننا چاہیئے کہ ام الادماغ میں ایک نقطہ آفتاب کی طرح چمکتا ہوا ہے اسی کو صوفیا لوگ مختلف ناموں سے یاد فرماتے ہیں جیسے کہ اوپر لکھا گیا ہے یہ شغل بلا واسطہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت خواجہ معین الدین قدس سرہٗ کو پہنچا تھا اور ان کو اس کی برکت سے معراج باطنی حاصل ہوئی۔ اسی سبب سے کہتے ہیں کہ العلم نقطۃ یعنی علم صرف ایک ہی نقطہ ہے جو کہ صوفیائے کرام مختلف ناموں سے موسوم کرتے ہیں اس کا طریقہ یہ ہے۔

کہ بطریق خلوت بیٹھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیٹھنے کی یہی طرز تھی اور اعتبا ہاتھ سے نہ کرے۔ اعتبا ایک قسم کی نشست ہے کہ گھٹنوں کو کھڑے رکھ کر بیٹھنا اور چادر لپیٹ لینا یا رسی سے دونوں ہاتھوں کی کہنیوں کو دونوں رانوں کے سروں پر رکھ کر ہر دو انگوٹھوں سے کان کے دونوں سوراخ بند کر دے۔ چنانچہ ان سے سانس باہر نہ جا سکے اور دونوں شہادت

کی انگلیوں سے دونوں آنکھوں کو بند کردے۔ اس طریقے سے کہ اوپر کو نیچے لاکر دونوں آنکھوں کو دبائے رکھے۔ کہ انگلی آنکھ پر نہ آئے اور دونوں ہاتھوں کی خنصر اور بنصر انگلیوں کو دونوں لبوں پر رکھ کر سانس کا راستہ بند کردے اور بیچ کی ہر دو انگلیوں کو ناک کے دونوں نتھنوں پر اس طرح رکھے کہ اول دائیں سوراخ کو اچھی طرح پکڑ کر سانس کی راہ بند کرے اور بائیں طرف کے سوراخ کو کھلا چھوڑ کر زبان کو تالو میں چپکا کر سانس کو ام الادماغ میں بند کر کے ھو ھو کو آفتاب کی صورت چمکتا ہوا سرخی مائل تصور کرے کہ نقطہ مذکور پھیل کر تمام بدن پر محیط ہو گیا ہے اور ایک آواز جو شل اوپر سے نیچے پانی گرنے کی سی آتی ہے خیال کریں کہ یہ آواز دماغ سے لے کر سارے بدن میں آرہی ہے۔ گویا سالک کے بدن کو محو کر کے آواز اور اس نقطہ ھو چمکتا ہوا کا وجود بے جہت و بے کیف کے عین ذات ہے اس جگہ قائم ہو گیا ہے اس کے بعد بائیں سوراخ کو بھی بند کر کے مضبوط پکڑ کر حبس نفس میں بیٹھے اور ایک لحظہ بھی اس شغل سے غافل نہ رہے۔ رفتہ رفتہ وہ نقطہ چمکتا ہوا اور آواز سارے بدن میں محو ہو کر محیط ہو جائیگا۔ اور اپنے بدن کو فراخ اور چوڑا پائے گا۔ اس مرتبہ میں فرش سے لے کر عرش تک تمام عالم کو گھیرے ہوئے ہوتا ہے اور تمام عالم کو اپنے میں دیکھتا ہے۔ اور تمام جہاں کی کیفیت اس پر کھل جاتی ہے اور یہ کشف اس کا واقعی ہوتا ہے۔

اس شغل کے شروع سے لیکر کمال کثرت تک بدون تکلیف کے جس قدر ہو سکے سانس کو روکے اور سانس لینے کے وقت بائیں نتھنے پر سے انگلی اٹھا کر سانس آہستہ سے نکال کر اللہ کے ساتھ چھوڑے کیونکہ جلد

چھوڑنے میں نفس کو تکلیف پہنچتی ہے۔ پس اس طریقے سے جس قدر ہو سکے عمل کرے۔ اس شغل کے بعض عالموں نے یہاں تک مشق کی ہے کہ چار پہر کو چار دم میں گزار دیتے ہیں۔ جب کمال مشق ہو جائے تو بغیر آنکھ، کان، ناک بند کئے بھی سارے جسم پر نقطہ محیط ہو کر آواز آتی جائے گی اور تمام عالم کو اپنے میں محیط پائے گا اور مخلوق کا غل چیخ پکار اس کو مزاحم نہ ہوگا۔ اس شغل میں جس قدر ذوق شوق بڑھتا ہے احاطہ تحریر سے باہر ہے۔ اور جب نقطہ تمام بدن میں سرایت کر جاتا ہے اور آواز بخوبی صاف آنے لگتی ہے اور سمجھ میں آنے لگتی ہے تو اس آواز کو صوت حسن و ہمس یا سلطان الاذکار۔ یا کرسازا انہدار و رویت تجلی ذات اور لاہوت محمدی اسی فناہ کے مرتبہ کا نام ہے۔

اس شغل میں اکثر زرد نور نظر آئے تو وہ نور نفس اور عالم ناسوت کا ہے اور اگر سرخ نظر آئے تو عالم ملکوت کا اور اگر سبز نظر آئے تو عالم جبروت کا اور اگر محض سیاہ نظر آئے تو عالم لاہوت کا ہے۔ کیونکہ اس شغل سے لطائف ستہ ذاکرہ اور روشن بیک وقت ہو کر سارا جسم منور ہو جاتا ہے اور ہر وقت آواز سبحان سبحانی اور سمجھ میں آتی ہے۔ اسی آواز کو انہد کہتے ہیں۔ چنانچہ فرمایا ہے۔

وَخَشَعَتِ الْاَصْوَاتُ لِلرَّحْمٰنِ فَلَا تَسْمَعُ اِلَّا هَمْسًا۔

اور کہتے ہیں کہ اسی نقطہ ھو کی روشنی سے آواز حضرت موسیٰ علیہ السلام نے درخت سے اپنے تمام بدن سے سنی تھی اور ان پر نزول وحی کی دلیل اور اولیا بھی اسی آواز کے ساتھ الہام سے مشرف ہوتے ہیں۔ اور عارفوں نے بھی اسی

شغل سے خدا کو پایا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ کے لئے فنا سے بقا اور لقا سے سیر فی اللہ حاصل ہوگی یہی مقام منتہی اور آخر ہے۔

اور حضرت غوث الثقلین پیران پیر عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم چھ سال تک غار حرا میں اس شغل میں مشغول رہے ہیں اور میں اس غار میں بارہ سال تک اس شغل میں رہا ہوں۔ پس جس نے بھی اس شغل غلظہ کو چلتا ہوا ساتھ آواز کے پرکار بند ہو کر عمل کیا اس نے اپنے مقصد کا گنج پا لیا۔ یعنی جو کچھ پانا تھا پا لیا۔

ذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ

چھڈ آونا جاونا پاسے دا چھیاں ملکاں دا سیر تیرا اے
کدے عرشاں تے کدے فرشاں تے کدے دم تیرا پھیرا اے
کرتوں حوالے بندیاں کر ہولی ہولی پندھ میاں
پڑھے صبح اندھیرے چن میاں تک چاننی اوہلے کیہڑا اے
اوتھے بہہ جا مار چغل اڈیا کریں نال کسے نہ گل اڈیا
وچھے اتھے والا ول ڈیا ہیں نال خیال دے پھیرا اے
پھر عشق حقیقی دا پلہ توں کر بیٹھیں اللہ اللہ توں !
پر ہو کے اک ہکلاتوں دیکھے کوئی نہ تیرا چہرہ اے
ذکر محبوب جو کر دا اے اوہ موت دے پہلے مردا اے
اوہ ہو کیہے ہیڑا پڑھدا اے دیوے خبر نہ کیہڑا ویہڑا اے

بیان اعمال متفرق صبح شام

جاننا چاہیئے کہ ذکر فکر اشغال تعلیمیہ کے مشاغل کو فرائض واجبات سنن کے علاوہ بعض عبادتیں اور طاعتیں اور وظیفہ وظائف زبانی بھی کرنی چاہیئے کہ صفائی قلب اور تزکیہ نفس ہو کر وصول الی اللہ کا ذریعہ راہ اھدنا الصراط المستقیم حاصل ہوتا ہے جس کے لئے حضرت انسان پیدا کیا گیا ہے۔ ضرور عمل میں لانا چاہیئے۔

مثلاً آٹھ رکعت تہجد۔ چار رکعت اشراق اور بعد مغرب چھ رکعت نفل اوابین اور قرآن شریف کی تلاوت اتنقدر کرے کہ چالیس روز میں ایک قرآن شریف ختم ہو جائے اور خواب سے بیدار ہوتے ہی بغیر کسی سے کلام کرنے کے اسم یا باسط کو دس مرتبہ پڑھ کر دونوں ہتھیلیوں پر دم کر کے منہ پر ملے اور صبح کی سنت و فرض کے درمیان یَا اِسْرَافِیْلُ یَا طَاطَائِیْلُ یَا دَرْدَائِیْلُ بِحَقِّ یَا اِلٰهَ الْاٰلِهَةِ اَلرَّفِیْعُ جَلَالُهٗ یَا اِلٰهُ کو اکتالیس مرتبہ پڑھے۔ پھر فرض سے فارغ ہو کر درود شریف دس مرتبہ یا باسط سو مرتبہ یا غنی سو مرتبہ۔ سورۃ نصر پچیس مرتبہ پڑھ کر ان دس اسماء باری تعالیٰ کو بہتر مرتبہ پڑھے جو یہ ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ شَرَایُوْلِیُوْدِعِیْ جُوْشَامَنُوْعَالِبَا طَلِیُوْسُوْنَا سَلِیْخَا مَلْقُوْمَا یَاقَیُّوْمُ بِحَقِّ کٓهٰیٰعٓصٓ وَبِحَقِّ

صمد صمد پڑھ کر یا رزاق ۳۸ مرتبہ پڑھے پھر اسم یا لطیف ۱۲۹ مرتبہ پڑھ کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ بِاسْمِكَ ابْتَدَیْتُ وَبِكَلِمَاتِكَ افْتَدَیْتُ وَبِنُوْرِ قُدْسِكَ اهْتَدَیْتُ وَبِفَضْلِكَ اسْتَغَثْتُ وَاسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَیْكَ ستہ مرتبہ پڑھے۔ پھر درود شریف دس مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد دو رکعت نفل پڑھے۔ ہر رکعت میں آیت الکرسی سات سات مرتبہ پڑھ کر بعد سلام۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً سِرًّا وَّعَلَانِیَةً وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ ستر مرتبہ پڑھے۔ پھر یہ شریف جو خاص الخاص ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِهٖ وَسَلِّمْ ستر مرتبہ پڑھ کر پھر کلمہ طیب ستر مرتبہ پڑھے۔ اس کے بعد ایک مرتبہ دعاء حزب البحر بطریقہ معمول پڑھ کر جس خاندان الطریقت سے نسبت ہو اس کا حجرہ بطریقہ وار پڑھ کر سلسلہ کے تمام بزرگوں کی ارواح کو بخشے پھر اپنے کاروبار دنیاوی میں مشغول ہوں۔

اور بعد نماز ظہر تصوف کی کتاب اور بزرگان دین کے حالات پڑھے شوق فوق زیادہ پڑھے۔

اور عصر کی نماز کے بعد آیت کریمہ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین۔ اور مغرب کی نماز کے بعد نفل اوابین چھ رکعت تین سلام پڑھے ہر رکعت میں آیت الکرسی ایک مرتبہ اور سورۃ اخلاص تین تین مرتبہ پڑھے

بعد سلام پھر ایک دو گانہ پڑھے۔ ہر رکعت میں آیت الکرسی سات سات مرتبہ پڑھ کر بعد سلام تنہا یا چند آدمی مل کر ایک جگہ پر ختم خواجگان قادریہ پڑھ کر بعد دو گانہ ختم خواجگان کا ثواب بتوسل حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام سلسلہ کے ارواح مقدسہ کو بخشے۔

اور بعد نماز عشاء استغفار، درود شریف، یا کریم یا رحیم ستر ستر مرتبہ پڑھے۔ اور اسم ذات اللہ ھو ہزار مرتبہ اور اسم یا لطیف ۱۲۹ مرتبہ پڑھ کر پھر درود شریف ستر مرتبہ پڑھے۔ پھر ذکر فکر مراقبہ وغیرہ اشغال طریقہ جو شیخ نے تسلیم کیا ہے کو پڑھے۔

اور جب سونے لگے تو سورۃ فاتحہ آیت الکرسی ایک ایک مرتبہ اور سات مرتبہ یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ وَلَا تُنْسِنِیْ ذِكْرَكَ وَلَا تَجْعَلْنِیْ مِنَ الْغَافِلِیْنَ اَنَامُ فلاں وقت برخیزم پڑھ کر سو جائے تو اللہ تعالیٰ ملک بھیج کر اسی وقت پر اس کو بیدار کر دیتا ہے۔ اسی طریقہ سے روزانہ کا معمول کرے اور اکثر اوقات میں فکر کے ساتھ ذکر اللہ ھو اور لا الٰہ الا اللہ میں مشغول رہے۔

اور ہر نماز فرض کے بعد آیت الکرسی سات بار پڑھے۔

اور گھر سے باہر نکلتے اور داخل ہوتے وقت آیت الکرسی و سورۃ اخلاص پڑھا کرے۔

اور کھانا کھانے کے شروع میں بسم اللہ تمام اور اَللّٰھُمَّ بَارِكْ لَنَا فِیْهِ پڑھے اور کھانا کھا چکنے کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ پڑھے اور جب

اور جب بخار جائے تو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنَ الْخُبْثِ وَالْخَبَائِثِ پڑھے اور جب گھر تو غفرانک کہے۔

اور اٹھتے بیٹھتے بِسْمِ اللّٰہِ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ رِضَاکَ کا معمول رکھے۔

باقی ہر حال میں اشتغال قلبیہ کا شغل رکھے اور ظاہر و باطن میں اپنے حضرت شیخ جامع سے عاجزی کرے۔ اور گڑگڑائے اور اس کی طرف ایسا متوجہ ہو کہ ماسوا باقی کل فراموش ہو جائے اور یہ جان لے کہ یہ حقیقت جامع مظہر ہے مجموع ذات و صفات حق کا جن کو حق سبحانہ نے اس میں حلول کیا ہے۔ بلکہ بعینہٖ صورت کے ہے۔ پس یہ تصرف درحقیقت حق سبحانہٗ تعالیٰ ہے۔

پس اے طالب حق جب تم سختی سے اس راہ پر گامزن ہو جاؤ گے۔ تو چند روز میں صفائی قلب و تزکیہ نفس ہو کر مرتبہ فنا فی ذات شیخ حاصل ہو جائے گا۔ اور باطنی کمالات رفتہ رفتہ پرواز کرتے ہوئے اصل منزل مقصود بار الٰہ پہنچ جاؤ گے۔ یہی ہے اھدنا الصراط المستقیم جس کو تصوف کہتے ہیں۔

مابعد پہنچے مقصود کے تسخیر خلائق و ہر قسم فتوحات کے دروازے کھل جائیں گے۔ دولت و حشمت و زری و لباسات و مال فراوانی اس قدر زیادہ ہوں گے کہ رکھنے کو جگہ نہ ہوگی۔ دین دنیا و آخرت کا تونگر ہو جائے گا۔

یہ تمام وظائف و اذکار شغل مراقبہ معائنہ وغیرہ الحقیت صوفیائے عظام کاملین اور سید پیر محبوب الٰہی کے سلسلہ بیعت خوشہ میں جاری و ساری معمول ہے پس جو بھی میرے طریقہ خوشہ میں خوش فوق بیعت سے کاربند ہوا منزل مقصود کو پہنچ گیا۔ وطریقت خاطر ناامیدی نیست۔

ختم خواجگان قادریہ کا طریقہ یہ ہے

یہ ختم خواجگان قادریہ تمام دینی و دنیاوی مرادوں کے حاصل کرنے اور دشمنوں و حاسدوں کے شر کو دفعہ کرنے اور تجلیات اسرار کے ظہور کے لئے اور برکات برآنے کو اکسیر اعظم کبریت احمر ہے۔

طریقہ پڑھنے کا یہ ہے شب جمعہ یا شب دوشنبہ اور فرصت پر خواہ کوئی دن ہو یا کوئی وقت کامل طہارت سے تازہ وضو ہو کر کے دوگانہ تحیۃ الوضو ادا کر کے بعدہٗ دوسرا دوگانہ ادا کرے ہر رکعت میں آیت الکرسی سات سات بار پڑھے بعد سلام کے اس کا ثواب مشائخ قادریہ یعنی حضرت پیران پیر سید محی الدین عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کے سلسلہ کے بزرگوں کی ارواح مقدسہ کو بخشے پھر یہ دعا خاص تین مرتبہ پڑھے

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یَا مُفَتِّحَ الْاَبْوَابِ وَیَا مُسَبِّبَ الْاَسْبَابِ یَا مُقَلِّبَ الْقُلُوْبِ وَالْاَبْصَارِ یَا دَلِیْلَ الْمُتَحَیِّرِیْنَ یَا غِیَاثَ الْمُسْتَغِیْثِیْنَ لَکَ عَلَیْکَ یَا رَبِّ وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰہِ اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ بِالْعِبَادِ یَا رَبِّ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ ۝ پڑھ کر اس کے بعد نیچے کے اسماء پڑھے۔

استغفار ——— ۱۰۰ بار

درود شریف ——— ۱۰۰ بار

کلمہ تمجید با تسمیہ	۱۰۰ بار
الم نشرح با تسمیہ	۷ بار
یٰسین شریف با تسمیہ	۱ بار
یا سورۃ اخلاص با تسمیہ	۱۰۰۱ بار
یا قاضی الحاجات	۱۰۰ بار
یا کافی المہمات	۱۰۰ بار
یا دافع البلیات	۱۰۰ بار
یا حل المشکلات	۱۰۰ بار
یا رافع الدرجات	۱۰۰ بار
یا شافی الامراض	۱۰۰ بار
یا مجیب الدعوات	۱۰۰ بار
یا ارحم الراحمین	۱۰۰ بار
حسبی اللہ لا الٰہ الا ھو علیہ توکلت وھو رب العرش العظیم	۱۰۰ بار
بحر الحمد شریف با تسمیہ	۷ بار
درود شریف	۱۰۰ بار

اس کے بعد سلسلہ خلافت قادریہ کا شجرہ شریف بطریقہ واسطہ پڑھ کر
اس ختم شریف کا ثواب تمام بزرگانِ دین کی ارواح مقدسہ کو بخشے کیونکہ مشائخ کرام

کی ارواح امداد کرتے ہیں اور جو شخص ان سے استمداد کرتا ہے اس کی فریاد رسی ضرور کرتے ہیں۔ پھر حاجت ہو اس کا نام لیں یا یوں کہیں کہ یا اللہ بحرمت اس ختم شریف اور بواسطہ ان بزرگان دین کے میری ہر حاجت دینی و دنیاوی پوری کر۔

یہ طریقہ ختم شریف غوث الاعظم پیران پیر سید عبد القادر جیلانی قادری رحمۃ اللہ علیہ سے سلسلہ وار سید پیر محبوب الٰہی کے طریقہ غوثیہ کا معمول ہے ہر حاجت دینی و دنیاوی خواہ کتنا ہی مشکل کام کیوں نہ ہو برآئے گی۔ اس ختم شریف کے پڑھنے سے ایک ہزار حاجتیں پوری ہوتی ہیں شک نہ کریں، شک کرنے والا کافر ہے۔

ذالک فضل اللہ

اس ختم شریف میں اسم اعظم ہے اس لئے اس کے پڑھنے سے ہر مقصد ہر حاجت ہر دعا قبول ہوتی ہے اور ہر مشکل آسان ہوتی ہے اور ترقی دنیا و دین و آخرت کی ہوتی ہے۔ رزق دنیائی تسخیر خلائق چند روز سے شروع ہو جاتی ہے۔ یاد رکھیں کہ یہ ختم شریف بھوس نہیں، اسی سے ہر مقاصد حاصل ہوتے ہیں۔

ختم خواجگان قادریہ کے بعد اسطرح ختم کا ثواب پہنچائے جو کہ بزرگان دین کا طریقہ ہے وہ یہ ہے

یا اللہ پاک اس ختم خواجگان کا ثواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیا جاتا ہے۔ آپ کے طفیل جمیع انبیاء شہداء و صالحین و مشائخان سلسلہ قادریہ چشتیہ نقشبندیہ و سہروردیہ و سازلیہ اور کل خاندان الطریقت کے بزرگوں کی ارواح اور جمیع المومنین والمومنات و جمیع المسلمین والمسلمات مرد عورت چھوٹے بڑے جو گزر گئے اور جو گزریں گے سب کی ارواح کو پہنچا۔

اور ہمارے والد محترم سید محبوب الٰہی بعد ختم کے یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔

یا اللہ پاک اس ختم کی برکت سے ہر قسم مشکلات دینی و دنیاوی حل فرما اور شر شیطان و ظالمان و شر نفس سے محفوظ کر اور خوف و رضاء موت و حیات سے بچا کر بے خوف رکھ۔ یا اللہ کریم ہر قسم کی تنگی دور کر کے وسعت فرما کسی کا محتاج نہ بنا۔ غیروں کے دروازے سے ہٹا کر اپنے دروازے پر کھڑا رکھیں اور اپنے خزانہ سے ہر قسم دینی و دنیاوی و مرتبہ علمیہ عطا کر اور زلال بقا و قربیت کے کمالات سے شرف کر کے بڑے بڑے رتبوں پر پہنچا۔ یا اللہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امت کی اصلاح فرما کر اھدنا الصراط المستقیم پر چلا۔ اور کل مسلمانوں کو نیک کر۔ ان سب میں اتفاق و اتحاد پیدا کر۔ پاکستان پر اپنا رحم کر اور شر دشمنان سے بچا کر تا قیامت قائم اور

آباد رکھ۔ یا اللہ میرے حلقہ کے سب مریدان اور سب عزیز و اقارب اور سب مخلص و شفیق دوست اور جو حضرات دعا کرنے کو خط لکھتے ہیں اور جو دور دراز سے سفر کر کے تبرکی رضاء کی خاطر میرے پاس آتے جاتے ہیں۔ ان سب حاضر و غائب کو دنیا میں عزت کے ساتھ آباد رکھ۔ اور نور ہدایت سے منور کر اور ان کی عمریں دراز کر اور ہر دلی مقاصد پورا کر کے اپنی اپنی منزل مقصود کو پہنچا۔ اور ظاہری باطنی نعمتوں سے مالا مال فرما۔ کہ مختار تو ہی ہے تیرے ہی ہاتھ اختیار ہے۔

اَنْصُرْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ النَّاصِرِيْنَ وَنَقِّلْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْفَاتِحِيْنَ
وَاغْفِرْ لَنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الْغَافِرِيْنَ وَارْحَمْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّاحِمِيْنَ
وَارْزُقْنَا فَاِنَّكَ خَيْرُ الرَّازِقِيْنَ وَاحْفَظْنَا وَاَهْلِنَا وَمَالِنَا
فَاِنَّكَ خَيْرُ الْحَافِظِيْنَ وَهْدِنَا وَنَجِّنَا مِنَ الشَّرِّ كُلِّهَا
قَوْمِ الظَّالِمِيْنَ ۔ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلِوَالِدَيْنَا
وَلِاُسْتَاذِنَا وَلِمَشَائِخِنَا وَلِاَحْبَابِنَا وَلِجَمِيْعِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ
اَلْاَحْيَاءِ مِنْهُمْ وَالْاَمْوَاتِ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ آمِيْنَ۔ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى
عَلٰى خَيْرِ خَلْقِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِيْنَ بِرَحْمَتِكَ يَا اَرْحَمَ
الرَّاحِمِيْنَ۔

نوٹ:۔ دنیائی مصائب و آسمانی بلائیں اور مصیبت سے بچنے کے لئے بزرگان دین یہ دعا پڑھا کرتے تھے۔ کہ صبح اور شام سات سات مرتبہ اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ كُلِّهَا مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ کیونکہ اس دعا کو پڑھنے سے نہ کوئی جانور سانپ شیر سگ دیوانہ اور دیگر کوئی جانور راستے میں چلتے

پھرتے کسی قسم کا حادثہ وغیرہ کے علاوہ کوئی دشمن تیر تلوار بندوق اور گولیوں کی بوچھاڑ میں کیوں نہ ہو اس کے پڑھنے والے کو کوئی اذیت نہیں پہنچتی۔ مناجات مقبول کی خاطر پیر محبوب الٰہی صاحب لکھتے ہیں۔

حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کرنے کا طریقہ

شب جمعہ یا شب دوشنبہ کو دو رکعت نفل پڑھے ہر رکعت میں آیت الکرسی ایک ایک بار اور اخلاص پندرہ ۱۵ بار پڑھ کر سلام کے بعد حضوری قلب سے ہزار بار یہ درود شریف پڑھے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْأُمِّيِّ ۔ اسی طرح پڑھتا رہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ حضور کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ مغفور ہوگا۔ عذاب قبر اس پر سے اٹھا لیا جائے گا۔ قیامت کی سختی کم ہوگی۔ سکرات موت آسان ہوگی جنت میں جائے گا اور ہر دعا قبول ہوگی۔

تصفیۂ قلب

قلب کی صفائی اور باطن کی درستی بہت ضروری ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہارے جسموں اور تمہارے چہرہ و لباس کی طرف نہیں دیکھتا۔ اللہ تعالیٰ صرف تمہارے دلوں کی طرف دیکھتا ہے یعنی اللہ تعالیٰ ایسے اعمال کو قبول نہیں کرتا جو فقط ظاہر میں اچھے معلوم ہوں۔ اور اخلاص و محبت اور توجہ قلبی سے خالی ہو۔ مثلاً کوئی شخص بظاہر تو عبادت میں مشغول ہو۔ مگر دل میں غفلت چھا رہی ہے اور دل میں یہ تمیز نہ ہو کہ خدا حاضر ناظر ہے یا کوئی اور کام کر رہا ہو تو ایسے اعمال مقبول نہیں ہوتے کیونکہ قلب خاص محل نظر الٰہی ہے۔ سلطان البدن ہے اور روحانی اور باطنی ملک الجوع ہے۔ جب تک دل کی حالت درست نہ ہوگی کوئی صورت فلاح اور نجات کی حاصل نہیں ہوتی۔ غرض کہ بغیر توجہ اور اخلاص قلبی کے نماز۔ روزہ۔ صدقہ وغیرہ عبادت کرے تو وہ کسی درجہ میں بھی شمار نہیں ہے۔ پس معلوم ہوا کہ فلاحیت دارین اور مقبول عند اللہ تعالیٰ کا مدار اصلاح قلب پر ہے۔ کیونکہ جب قلب درست ہوگا تو حتی المقدور ہر وقت طاعت الٰہی میں مصروف رہے گا اور یہی علامت قلب کے درست ہونے کی ہے۔ کیونکہ مقصود اصلاح قلب سے یہی ہے کہ طاعت الٰہی ہو اور اس کا شکر کیا جائے اور اللہ کی نافرمانی اور ناشکری نہ ہو۔ بزرگان دین نے اصلاح قلب کے لئے برسوں مجاہدے اور ریاضتیں کی ہیں۔ اس حقیر رسالہ میں زیادہ مضمون نہیں لکھا گیا۔ باقی مفصل ہماری کتاب معرفت حق و کتاب وصل حق میں ملاحظہ کریں۔

محاسبہ نفس

سب گناہوں سے پکی توبہ کرے کوئی چھوٹی بڑی نافرمانی بھی نہ کرے تمام وقت دن رات اللہ تعالیٰ کے دھیان اور اس کے خوف میں گزارے۔ اور کوئی حکم خدا کا نہ چھوڑے۔ نیک کام کرے اور جو چیز تجھ سے ہر کر چھوٹنے والی ہے یعنی دنیا کی لذت اور بری عادتیں تمام کو چھوڑ دے۔ جس میں خدا اور رسول کی نہی ہے وہ کام کرے۔ اور خواہشات نفسانی کی مخالفت کرے یعنی جو چیز نفس مانگے اس کا بدل مخالف چیز نفس کو دے جس کام میں نفس خوش ہو وہ کام نہ کرے ہر وقت نفس کی مخالفت کرتا رہے اور نیک کام کرے اور ہر وقت ذکر فکر اشغال قلبیہ میں دھیان رکھے تاکہ نفس اطاعت الٰہی کا عادی ہو کر تمام خواہشات ختم کر کے بے تعلق ہو جائے۔ یہ ہے تزکیہ نفس جو وصال الی اللہ کا ذریعہ ہے۔ حدیث سے ثابت ہے مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ۔ جس نے اپنے نفس کو پہچانا اس نے اپنے رب کو پہچانا کیوں کہ تصفیہ قلب اور تزکیہ نفس سے ہی معرفت الٰہی حاصل ہوتا ہے اور باقی تمام عبادتیں اور طاعتیں صرف تصفیہ قلب و تزکیہ نفس کے لئے کئے جاتے ہیں۔ پس اس طرح اپنی بھلائی اور درستی کی کوشش کرتا ہے تاکہ معرفت الٰہی حاصل ہو۔ باقی کتاب دعوت حق اور وصل حق کا مطالعہ کریں۔

آداب شیخ والمرید

حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ان اللہ ادبنی فاحسن ادبی یعنی اللہ تعالیٰ نے مجھے ادب سکھایا اور تعلیم دی۔ الغرض اس حدیث سے معلوم ہوا کہ سالک کے لئے مؤدب کی سخت ضرورت ہے اور اسی کا نام اصطلاح میں معلم اور شیخ ہے۔ طالب کو چاہیئے کہ ہر وقت باوضو رہے اور کم کھانے کم سونے اور کم کلام کرنے کی عادت ڈالے اور شیخ اگر دینی امور میں کچھ حکم کرے تو اس کو ترک نہ کرے۔ اگر شیخ کی خدمت طلب کرے تو اس کا انکار نہ کرے اور اس بات کی طمع یا مطالبہ نہ کرے کہ شیخ مجھ کو کچھ دیوے اور اپنا احسان شیخ پر نہ جتائے بلکہ شیخ کا احسان مانے کہ اس نے میری چیز کو قبول کیا اور رد نہیں کیا۔ اور شیخ کے حضور میں لوگوں کی باتوں کی طرف متوجہ نہ ہو اور شیخ اگر کسی کی تعظیم کرائے تو مرید کو بھی شیخ کی پیروی کرنی چاہیئے۔ اور شیخ سے جب کلام کرے تو نرمی اختیار کرے۔ بلند آواز نہ بولے اور شیخ کے روبرو قہقہہ نہ لگائے اور شیخ کے متعلق بداعتقادی کو اپنے سینے میں نہ آنے دے اگر کوئی وسوسہ آئے تو استغفار کرے۔ شیخ کے قرابت داروں اور عزیزوں سے صلہ رحمی رکھے اور جو کچھ واقعہ طالب کو پیش آئے شیخ سے بیان کرے۔ شیخ کے فرمان کو رد نہ کرے اور شیخ کے مریدوں اور طالبوں کی رعایت کرے اور شیخ کی ہر ایک چیز کا ادب و احترام کرے جو کچھ شیخ کرے اس پر حجت نہ کرے اور جو کچھ شیخ حکم کرے اس کو

دیں کہ اگر شیخ اس جہاں سے رحلت کر گیا ہو تو اس کے لئے دعاء مغفرت
کرتا رہے۔ شیخ کے روبرو بیہودہ باتیں نہ کرے نہ کسی کے عیب بیان کرے
اور جب شیخ ناراض ہو تو برداشت کرے اور اپنے تمام حالات زندگی کاروبار دنیاوی
اور اپنے آپ کو شیخ کے حوالے کر دے اور شیخ کی محبت و خدمت کے سوا
اور کسی کی محبت کو دل میں جگہ نہ دے۔ اسی میں فلاح دارین اور نجات و ترقی
باطنی ہے فقط

محبت کے اسباب تین ہیں ــــ نوال۔ کمال۔ جمال۔ نوال یعنی عطا اور
احسان۔ کسی کو کچھ دینا یا کسی کا کوئی کام کرنا۔ اس سے محبت بڑھتی ہے اکثر
لوگ پوست پرستی کے سبب ہیں اور عاشق بمصداق جب تک سن شباب رہا۔
معشوق رہا جب حسن ڈھل گیا اور جھریاں پڑ گئیں تو خدا حافظ۔ یہ مردہ عشق ہے
پائیدار عشق نہیں ہے بلکہ اصل عشق وہ ہے جو محبت پیر و مرشد کے ساتھ
رکھی جائے گو پیر و مرشد کا چہرہ و مبارک سانولے رنگ کا ہو۔ مگر نورانیت اور
جلال کی وجہ سے جی نہیں بھرتا۔ نظر نہیں جھکتی اس کا سبب ایمان اور عمل صالح ہے
اگر پہ جان بھی مانگتے ہیں تو عذر ہے۔ حق تعالیٰ کا تقرب ہے حدیث پاک میں آیا ہے کہ جب اللہ
نے کسی بندے کو مقرب بنایا اس کے اعمال صالحہ کی وجہ سے تو حضرت جبرائیل کو حکم کرتا ہے کہ فرشتوں میں
اور زمین میں یہ اعلان کر دو کہ ہم نے فلاں بندے کو مقرب بنا لیا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے
ہیں تم بھی اس کو دوست رکھو۔ تصوف پر چلنے سے ہی خدا کی محبت بڑھتی ہے جس کیلئے مشائخ
کامل کی ہمراہی ضروری ہے جب حریت کا پہلا حال ہو جائے تب کامل تصوف ہوتا ہے فنائی الشیخ فنائی
الرسول فنائی اللہ یہ ہی آخری منتہا ہے جو سالک کی منزل مقصود ہے جس سے کہ ابدی زندگی حاصل کرتا ہے

شجرہ شریف طریقہ واسطہ خواجگان قادریہ محبوبیہ غوثیہ

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۝ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
اَلَآ اِنَّ اَوْلِیَآءَ اللّٰہِ لَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ اَلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَکَانُوْا یَتَّقُوْنَ ۔ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ

یا اللہ العالمین یا ارحم الراحمین — رحم فرما اپنی ذات کبریا کے واسطے
فضل کر یا رب میرے حال زاروں پر رحم کر — ٹال مجھ آلودہ عصیاں پر رحمت کی نظر
مجھ کو اپنی کبریائی کی قسم ہے بے نیاز — مجھ سراپا معصیت پر کر دو افضال باز
تجھ کو دیتا ہوں تیرے جود و سخا کا واسطہ — فضل کا رحمت کا بخشش کا عطا کا واسطہ
تیرے رحمت کے خزانے میں کمی کوئی نہیں — اور تیرے جود و کرم کی انتہا کوئی نہیں
میں کہوں کیا واسطہ کس منہ سے بخشش کیلئے — کچھ وسیلے پیش کرتا ہوں سفارش کے لئے
صدقہ محبوب الٰہی عرف نور اللہ کامل ولی — مقتدا و پیشوا و رہنما کے واسطے
مرشد اکمل ابوالفتح شاہ صل علے کے طفیل — تبارک شاہ بسم اللہ نور کے واسطے
واسطہ شاہ محب و نیم شاہ ابوالیقین — شاہ تقی اور مظفر شاہ صفا کے واسطے
ابوالحسین شاہ و باب حامی قاسم کا لعین — شیخ قادر شاہ حلیم پارسائے کے واسطے
خواجہ ضیاء الدین سیف اللہ بیرگ شاہ — حسن شاہ ہو عبد المجید حنا کے واسطے
منبع جود و سخا نور الحق عین اللہ شاہ — شیخ محی الدین قادر غوث الورا کے واسطے
ابوسعید اور ابوالحسن یعنی علے اور ابوالفرح — عبد واحد شیخ طبلی باصفا کے واسطے

برائے تسخیر و حبِ و قضاء حاجات

یہ عمل تسخیر خاص درجوع مطلوب اور دیگر تمام حاجات دینی و دنیاوی کے لیے نہایت مستند ہے۔

طریقہ یہ ہے کہ عروج ماہ قمری میں ایک وقت مقرر کرکے مراول آخر درود شریف کے الحمد شریف کو پڑھنا شروع کرے جب ستائیس مرتبہ پڑھ چکے تو پھر پچاس مرتبہ دوبارہ الحمد شریف اسی طرح پڑھے۔ کہ جب آیت ایاک نعبد وایاک نستعین پر پہنچے تو اس آیت کو چالیس مرتبہ تکرار کریں۔ تاکہ سورۃ کی تعداد سب ملاکر ستو مرتبہ ہو جائے۔ اب سورۃ کے تمام ہو جانے کے بعد۔ چار رکعت نماز نفل قضا حاجت کی نیت سے یک سلام سے پڑھے۔ پہلی رکعت میں الحمد کے بعد سورۃ قل ھو اللہ دس بار۔ دوسری میں بیس بار۔ تیسری میں تیس بار۔ چوتھی میں چالیس بار پڑھے۔ پھر نماز کے بعد سورۃ قل ھو اللہ الخ پچاس بار۔ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ۔ پچاس بار۔ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ رَبِّیْ مِنْ کُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَیْہِ پچاس بار۔ پھر درود شریف پچاس بار پڑھ کر اللہ تعالیٰ سے اپنے

حضرت بندہ بندہ دستگیر مشکل ہر عرفان بحر — صورت کرخی و داؤد طائی شاہ ہدا کیواسطے
دیر آل عیب جل شاہ سرائے ستہ حق — خواجگان حسن بصری پیشوا کیواسطے
واللہ حسن حسین نعش بتول بتول علی — مشکل کشائے مرتضیٰ شیر خدا کیواسطے
واسطہ پنجتن کون و مکاں کے واسطے — یٰسین مزمل محمد مصطفےٰ کیواسطے
یارول سکھ داتا ذاکر چند کر اسم ذات — آل اور اصحاب احمد مجتبےٰ کیواسطے
وقت نزع ایمان دنیا سے اٹھانا اے خدا — اور کر نصیب ہو زبان پر آخری دعا کیواسطے
قبر میں آرام مجھ کو ابتدا سے ہو عطا — مرشدان دین پاک مصطفےٰ کیواسطے
کر دعا مملوکے عصیاں ... کی یہ مستجاب
خواجگان قادری غوث الورٰی کیواسطے

برائے تسخیر وحب وقضاء حاجات

مطلب کی دُعا مانگے۔ اگر تسخیر و رجوع مطلوب کی نیت سے پڑھے تو اثنائے عمل میں مطلوب کی صورت کا خیال رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ بہت جلد کام ہوگا۔ جب تک حاجت پوری نہ ہو عمل بلا ناغہ روزانہ پڑھتا رہے مجرب ہے۔

برائے کشف القلوب

یہ علم عزائم سے ہے اور نہایت عظیم النفع ہے۔ جو شخص یہ چاہے کہ لوگوں کے دلوں کی بات معلوم ہو جائے۔ وہ ۳ ہفتہ تک روزہ رکھے۔ ترک حیوانات کے ساتھ اور ان اسماء سبعہ کو جو منتہا العلم کہلاتے ہیں روزانہ ہزار بار پڑھے۔ اوّل آخر درود شریف تو سو بار ضرور پڑھا کرے۔ وہ اسماء یہ ہیں۔

سُهَيْدَيْدَعِ هَلِيلُوْنِ لَالَلُوْنِ دَمْدَعُوْثٍ حَاجَنِيْ فَلْيَشَاءَ هَيْلُوْثٍ۔ ہزار بار پڑھ کر پھر سو بار درود شریف پڑھے۔ پھر یہ دُعا تین بار پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَكْشِفْ عَنْ قَلْبِيْ حِجَابَ الْغَفْلَةِ وَعَلِّمْنِيْ مَالَمْ اَكُنْ اَعْلَمُ وَبَيِّنْ لِيْ مِنْ كُلِّ مَا اُسْئَلُ عَنْهُ يَا مَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَلَا مَعْبُوْدَ سِوَاهُ۔ پھر گیارہ بار درود شریف پڑھے اکیس روز کے بعد اثر ظاہر ہونا شروع ہوگا۔ پھر جو شخص اس عامل کے سامنے آئیگا جو کچھ اس کے دل میں ہوگا وہ اس پر منکشف ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجرب ہے۔

مطلب کی دُعا مانگے۔ اگر تسخیر در جوع مطلوب کی نیت سے پڑھے تو اثنائے عمل میں مطلوب کی صورت کا خیال رکھے۔ انشاء اللہ تعالےٰ بہت جلد کام ہوگا۔ جب تک حاجت پوری نہ ہو عمل بلا ناغہ روزانہ پڑھتا رہے مجرب ہے۔

برائے کشف القلوب

یہ علم عزائم سے ہے اور نہایت عظیم النفع ہے۔ جو شخص یہ چاہے کہ لوگوں کے دلوں کی بات معلوم ہو جائے۔ وہ ۳ ہفتہ تک روزہ رکھے۔ ترک حیوانات کے ساتھ اور ان اسماء سبعہ کو جو مفتاح العلم کہلاتے ہیں روزانہ ہزار بار پڑھے۔ اوّل آخر درود شریف تسو تسو بار ضرور پڑھا کرے۔ وہ اسماء یہ ہیں:

سُبَّوْحٌ قُدُّوْسٌ هَيُّوْنٌ لَا لَمُوْنٌ دَمْدَعُوْثٌ حَابِجَنِيْ فَلْيُشَاوْهَيُّوْبٌ۔ ہزار بار پڑھ کر پھر سو بار درود شریف پڑھے۔ پھر یہ دُعا تین بار پڑھے۔

اَللّٰهُمَّ اَكْشِفْ عَنْ قَلْبِيْ حِجَابَ الْغَفْلَةِ وَعَلِّمْنِيْ مَالَمْ اَكُنْ اَعْلَمُ وَبَيِّنْ لِيْ مِنْ كُلِّ مَا اَسْئَلُ عَنْهُ يَا مَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ وَلَا مَعْبُوْدَ سِوَاهُ۔ پھر گیارہ بار درود شریف پڑھے اکیس روز کے بعد اثر ظاہر ہونا شروع ہوگا۔ پھر جو شخص اس عامل کے سامنے آئیگا جو کچھ اس کے دل میں ہوگا وہ اس پر منکشف ہو جائے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ مجرب ہے۔

نصیحت

عزیزو دوستو یارو یہ دنیا دار فانی ہے
دل اپنا مت لگاؤ تم لحد میں جانا فانی ہے
تم آئے بندگی کرنے پہنچے لذات دنیا میں
ہوئی اللہ ہی حق تیری تیری کیسی جوانی ہے
گناہوں میں نہ کر برباد عمر اپنی تو کر توبہ
کہاں ہیں باپ دادا سب کہ تیری تو نشانی ہے
نہ کر مغرور اپنی دولت پر نہ حشمت پر
کہ اس دنیا کی ہر اک چیز تجھ کو چھوڑ جانی ہے
تو کر پنجگانہ نمازیں پڑھ خدا کو یاد کر ہر دم
کہ آخر میں تیری ہر نیکی تیرے کام آنی ہے
نہ ہو شیطان کے تابع نہ بے فرمان رب کا ہو
جس کے در کا خادم بن مراد بھی تو پانی ہے
شریعت کی غلامی کر گناہوں سے تو بچ یارا
تیری حالت ہو غلام وجد کی جو مرزا فانی ہے

تو رضی کیا سوال اپنی سراپا نور تقوی ہے
کہ تقوی میں ترقی ہے یہ نعمت جاودانی ہے
پکڑ لے پیر کامل کو بیعت بھی ضروری ہے
بجز مرشد کے اچھی بات کس جاہل کو بھائی ہے
خدا یاد آئے جس کو دیکھ کر وہ پیر کامل ہے
سوا مرشد کے دنیا کی محبت کس نے مانی ہے
شریعت کا غلام ہو جو عجب اخلاق ہو اس میں
دل اس کا مثل آئینہ ہوئے اس کی نشانی ہے
اگر تو طالب مولا اور اصلاح کا جویا!
تو جلدی کر پکڑ مرشد نصیحت یہ ایمانی ہے
فقیر دست بستہ عرض کرتا ہے سنو بھائی
تم اب کی نہ جھوٹ اس میں نہ فاقی بد گمانی ہے

ایک عارف فرماتے ہیں

آنچہ از خویشتن گزاں قلب سیاہ۔ کیمیا یست کہ در صحبت درویشاں
است۔ یعنی وہ چیز جس کے برعکس سیاہ دل بھی منور ہو جاتا ہے وہ ایک اکسیر
ہے جو درویشوں کی صحبت سے حاصل ہوتی ہے۔ اگر تجھ میں حوصلہ ہے تو اپنا
سر درویشوں کے قدموں میں رکھ دے۔ وہ اولیاء اللہ جنہوں نے اللہ کی خاطر
دنیا و مافیہا سے منہ موڑ لیا ہے اور جن کی ہر حرکت اور ہر سکون اللہ تعالیٰ کی رضا
کا پابند ہے۔ اور اپنی زندگی اللہ کے لئے وقف کر چکے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رضا
کے سوا کوئی کام نہیں کرتے۔ یہ لوگ ان علماء میں سے ہوتے ہیں جن کے نقش
قدم پا پانے کی ہم روزانہ ہر نماز میں اور ہر رکعت میں دعا مانگتے ہیں۔ کہ اھدنا
الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیہم۔ پھر قرآن مجید میں آتا ہے۔ النبیین و
الصدیقین والشہداء والصالحین۔ ایسے لوگوں کا وجود جو اکسیر اعظم ہیں ان کی صحبت
مس خام کو کندن بنا دیتی ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ اپنے آپ کو ان سے وابستہ کریں
یہی سعادت کے اصول کا ذریعہ ہے۔

علامہ اقبالؒ نے اولیاء اللہ کی شان میں کیا خوب کہا ہے۔

جلا دیتا ہے شمع کشتہ کو سوز نفس ان کی
الٰہی کیا چھپا ہے اہل دل کے سینوں میں

تمنا درد دل کی ہو تو کر خدمت فقیروں کی
نہیں ملتا یہ گوہر بادشاہوں کے خزینوں میں
نہ پوچھ ان خرقہ پوشوں کی ارادت ہو تو دیکھ ان کو
یدِ بیضا لئے بیٹھے ہیں اپنی آستینوں میں

دوسری جگہ علامہؒ صاحب فرماتے ہیں۔

خلاف راستی باشد خلاف رائے درویشاں
ہرگز ہستی دارمی سر اندر پائے درویشاں
گرت آئینہ باید کہ نور حق در و بینی
نہ بینی در ہمہ عالم گیر سیمائے درویشاں

حدیث قدسی میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ من عادی لی ولیاً فقد آذنتہ
بالحرب۔ جو شخص میرے کسی ولی کی دشمنی کرتا ہے میں اس کو اعلان کرتا ہوں کہ
وہ میرے لڑنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اولیاء اللہ کی شناخت یہ ہے
کہ وہ کتاب اور سنت کا متبع ہو۔ بدعت کا توڑنے والا ہو۔ علم نافع سے مالا مال رکھتا
ہو۔ معارف و اسرار کا حامل ہو اور جسے دیکھ کر مُردہ دل بھی خدا کی یاد کے لئے
تیار ہو جائے۔

مراز پیر طریقت نصیحت یاد است۔ کہ غیر ذکر خدا ہر چہ ہست بر باد است
عجز و کار انبیاء و اولیاء عاجزی مقبول درگاہ خدا
من اے طالب مولائے دل مولا دے ہو دیں
دم دم قدم اگیرے رکھیں ٹھہر نہ کتے کھلو دیں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شجرہ شریف سلسلہ خلافت قادریہ باتو غوثیہ رحمۃ اللہ علیہ از پیر

سید شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ عنہ

ریت وجود تیرے رج سونا ایویں نظر نہ آوے
اللہ معودی پھیر تہاری کے ریت وچوں اگر جاوے

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرماوے اور ہمارے ایسے کام نہ کرائے جس سے خداوند کریم اور اس کے لاڈلے محبوب کی ناراضگی ہو۔

وَآخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔ وَمَا عَلَیْنَا اِلَّا الْبَلَاغُ الْمُبِیْنُ۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِیْن۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَالْکَاتِبَہٗ وَجَمِیْعَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ۔ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ بِرَحْمَتِکَ یَا اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ۔ اَللّٰھُمَّ اٰمِیْن ثُمَّ اٰمِیْن۔

شیخ المشائخ خواجہ حافظ عبدالغنی قادری غوثیہ باتو

آستانہ عالیہ قادریہ غوثیہ باتو رجسٹرڈ نیشنل بک فنڈ نئی آبادی ساہیوال

بسم اللہ الرحمن الرحیم

شجرہ شریف

یا الٰہ العالمین یا اکرم الاکرمین
رحم فرما اپنی ذات کبریا کے واسطے

فضل کر یارب میرے حال زباں پر رحم کر
ڈال مجھ آکردہ عصیاں پر رحمت کی نظر

تجھ کو اپنی کبریائی کی قسم ہے بے نیاز
مجھ سراپا معصیت پر کر ذرا افضال باز

تجھ کو دیتا ہوں تیرے جود و سخا کا واسطہ
فضل کا رحمت کا بخشش کا عطا کا واسطہ

تیری رحمت کے خزانے میں کمی کوئی نہیں
اور تیرے جود و کرم کی انتہا کوئی نہیں...

میں کہاں بے واسطہ کس منہ سے بخشش کے لئے
پھر وسیلے پیش کرتا ہوں سفارش کے لئے

صدقہ خواجہ حافظ عبدالغنی کابل والی
حضرات پیشوائے رہنما کے واسطے

مرشد محبوب الٰہی اللہ شاہ کے طفیل
مشکلیں حل کر میری اس بانوا کے واسطے

رہبر حق محبوب اللہ شاہ صلے علی عارفین
تبارک اللہ شاہ بسم اللہ نوا کے واسطے

واسطہ شاہ گلاب و یسیم شاہ لولا لقین
شاہ قمی اور مظفر شاہ سخا کے واسطے

اولاد حسین شاہ واب صاحبی قاسم کاظمین
شیخ قادر شاہ علیم پارسا کے واسطے

خواجہ خنیان سیف اللہ بیرگ شاہ
حسن شاہجو عبدالجبار رہنما کے واسطے

منبع جود و سخا فدا الحق عین اللہ شاہ
شیخ محی الدین قادر غوث الورا کے واسطے

بوسعید اور ابوالحسن یعنی علی اور ابوالفرح
عبدواحد شیخ شبلی بامنا کے واسطے

حضرت جنید بغدادی سقطی عرفان بحر
معروف کرخی داؤد طائی شاہِ ھدیٰ کے واسطے

پیر کامل حبیب عجمی شناسائے سر حق
خواجگان حسن بصری پیشوا کے واسطے

والدین حسنؓ و حسینؓ زوج بتولؓ حضرت علیؓ
مشکل کشائے مرتضیٰ شیر خدا کے واسطے

واسطہ سید الثقلین کون و مکاں کے واسطے
یٰسین مزمل محمد مصطفےٰ کے واسطے

میرا دل رکھ دائما ذاکر بذکر ایم ذات
آل اور اصحاب احمد مجتبےٰ کے واسطے

وقت نزع با ایمان دنیا سے اٹھنا اے خدا
اور کلمہ طیب ہو زبان پر آخری شا کے واسطے

قبر میں آرام مجھ کو ابتدا سے ہو عطا
مرشدان دین پاک مصطفےٰ کے واسطے

کر دعا مسترد عصیاں ـــــ کی یہ مستجاب
خواجگان قادری غوث الوری کے واسطے

یہ طریقہ ختم غوثیہ بزرگان مشائخ کے معمولات سے چلا آتا ہے اسی طرح کرے۔

اس کے علاوہ نفی۔ اثبات یا اسم ذات کا پاس انفاس ہر وقت کیا کریں۔

طریقہ پاس انفاس یہ ہے

سانس باہر آتے ہوئے لَآ اِلٰہَ۔

اور سانس اندر جاتے ہوئے اِلَّا اللّٰہ کہے۔

اور سانس باہر آتے ہوئے اَللّٰہ۔

اور سانس اندر جاتے ہوئے ھُوْ کہتا رہے۔ کسی حال میں خاموش نہ رہے۔ پاس انفاس سے درجہ عرفان حاصل ہوتا ہے۔ اور دُعا حزب البحر یا دعائے سیفی کا ورد رکھے۔ مراقبات و اذکار و اشغال میں مشغول رہے۔ تاکہ کمالات کو پہنچ کر فنا فی الفنا سے درجہ بقا باللہ حاصل ہو جائے

؎ در فیض غوثیہ بند جب تھا نہ اب کچھ
فقیروں کی جھولی میں اب بھی ہے سب کچھ

شیخ المشائخ خواجہ حافظ عبدالغنی قادریہ غوثیہ بانوا

آستانہ عالیہ قادریہ غوثیہ بانوا رپچ نیشنل بنک نئی آبادی ساہیوال